روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 22۔اگست 2014ء 25شوال 1435ہجری 22 ظہور 1393ہش جلد 64-99 نمبر 190

سست گام نہ ہو

یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
گامزن ہو گے رہِ صدق و صفا پر گر تم
کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود نے جب ناموس رسالتؐ کے دفاع میں قلمی جہاد کا آغاز فرمایا تو پھر آپ نے قلم کے ہتھیار کو اس وقت تک نہ رکھا جب تک اِس جہاد کو نقطۂ کمال تک نہ پہنچا دیا۔ یہ جہاد آپ نے جس جانفشانی سے سرانجام دیا اس سے آپ کا جذبۂ خدمت دین پوری طرح روشن ہو کر سامنے آجاتا ہے۔

حضرت پیر سراج الحق نعمانی فرماتے ہیں:

''ایک روز کا ذکر ہے کہ قصیدہ اعجاز احمدی آپ لکھ رہے تھے..... مجھے بھی بلوایا اور فرمایا کہ تم کاپی لکھو تا کہ جلدی یہ قصیدہ چھپ جائے اور فرمایا کہ کاپی ہمارے پاس بیٹھ کر لکھو میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ آپ ایسا جلدی قصیدہ تصنیف کرتے تھے اور مجھے دیتے جاتے تھے کہ میں ابھی مضمون ختم نہیں کر سکتا تھا جو آپ اور مضمون دے دیتے تھے۔ رات کے گیارہ بج گئے آپ کے لئے کھانا آیا۔ فرمایا شام سے تو تم یہیں لکھ رہے ہو کھانا نہیں کھایا ہوگا آؤ ہم تم ساتھ کھائیں۔ ہمیں تو (دین) کی خوبیاں اور قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل دینے اور ثبوت نبوت محمد ﷺ میں یہاں تک استیلا اور غلبہ ہے کہ ہمیں نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پانی نہ نیند۔ جب بھوک اور نیند کا سخت غلبہ ہوتا ہے تو ہم کھاتے ہیں یا سوتے ہیں۔'' (تذکرۃ المہدی ہر دو حصہ صفحہ 16)

حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ

''لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ سر درد کا دورہ حضرت مسیح موعود کو اس قدر سخت ہوا کہ ہاتھ پیر برف کی مانند سرد ہو گئے۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو نبض بہت کمزور ہو گئی تھی۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ (دین) پر کوئی اعتراض یاد ہو تو اس کا جواب دینے سے میرے بدن میں گرمی آجائے گی اور دورہ موقوف ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی کہ حضور اِس وقت تو مجھے کوئی اعتراض یاد نہیں آتا۔ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی نعت میں سے کچھ اشعار آپ کو یاد ہوں تو پڑھیں۔ میں نے براہین احمدیہ کی نظم ''اے خدا! اے چارۂ آزارِ ما'' خوش الحانی سے پڑھنی شروع کر دی اور آپ کے بدن میں گرمی آنی شروع ہو گئی۔ پھر آپ لیٹے رہے اور سنتے رہے۔ پھر مجھے ایک اعتراض یاد آ گیا...... جب میں نے یہ اعتراضات سنائے تو حضور کو جوش آ گیا اور فوراً بیٹھ گئے اور بڑے زور کی تقریر جواباً کی۔ اور بہت سے لوگ بھی آ گئے۔ اور دورہ ہٹ گیا۔'' (سیرت المہدی جلد چہارم صفحہ 38)

حضرت منشی صاحب ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ

''ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود لدھیانہ میں قیام پذیر تھے۔ میں اور محمد خان ڈاکٹر صادق علی صاحب کو لے کر لدھیانہ گئے۔ (ڈاکٹر صاحب کپورتھلہ کے رئیس اور علماء میں سے شمار ہوتے تھے) کچھ عرصہ کے بعد حضور مہندی لگوانے لگے۔ اس وقت ایک آریہ آ گیا۔ جو ایم۔ اے تھا۔ اس نے کوئی اعتراض (دین) پر کیا۔ حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا۔ آپ ان سے ذرا گفتگو کریں تو میں مہندی لگوا لوں۔ ڈاکٹر صاحب جواب دینے لگے۔ مگر اس آریہ نے جو جوابی تقریر کی تو ڈاکٹر صاحب خاموش ہو گئے۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر فوراً مہندی لگوانی چھوڑ دی اور اسے جواب دینا شروع کیا اور وہی تقریر کی جو ڈاکٹر صاحب نے کی تھی مگر اُس تقریر کو ایسے رنگ میں بیان فرمایا کہ وہ آریہ حضور کے آگے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نے ہاتھ سے اُسے اٹھایا۔ پھر وہ دونوں ہاتھوں سے سلام کر کے پچھلے پیروں ہٹتا ہوا واپس چلا گیا۔'' (سیرت المہدی جلد چہارم صفحہ 36)

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

❁ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ مورخہ 23 اگست 2014ء کو صبح 8 بجے دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کیلئے امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 20 سال جبکہ انٹر میڈیٹ پاس کیلئے 22 سال ہے۔ امیدواران میٹرک/ایف اے کا رزلٹ کارڈ اور اس کی کاپی اور اپنی ایک عدد تصویر ساتھ لے کر آئیں۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

فون نمبر: 0476212968
فیکس نمبر: 0476211010,6214329

(نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ)

ضرورت ٹیچر

❁ نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں پرائمری سیکشن کے لئے انگلش، میتھ، سائنس اور سوشل سٹڈیز اسی طرح ہائی سیکشن کے لئے فزکس، کیمسٹری، بایو، مطالعہ پاکستان، میتھ اور انگلش مضامین کے لئے ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم B,Sc, M.A, M.Sc ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد ادارہ ہٰذا میں جمع کروا دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 18 جولائی 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: ’’تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے یقیناً وہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اپنے رب کی طرف جھکو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پیشتر اس کے کہ تم تک عذاب آجائے پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔‘‘ (الزمر:55,54)

س: تلاوت کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کیا پیغام دیا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندو! میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ میں مالک ہوں میں طاقت رکھتا ہوں کہ تمہارے گناہ بخش دوں اور تمہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لوں۔ پس یہ پیغام تمام بھٹکے ہوؤں کیلئے روشن راستہ اور تمام روحانی مردوں کیلئے زندگی کا پیغام ہے یہ پیغام شیطان کے پنجے میں جکڑے ہوؤں کیلئے آزادی کی نوید ہے۔ کیا ہی پیارا ہمارا خدا ہے جو ہم پر اپنے پیار کی اس طرح نظر ڈالتا ہے جو بار بار اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔

س: اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کرنے کے لئے کیا شرائط بیان ہوئی ہیں؟

ج: کوئی بھی شخص ناقابل اصلاح نہیں ہے۔ ہر ایک کی اصلاح ہوسکتی ہے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی عمومی رحمت سے جو ہر ایک کے لئے پھیلی ہوئی ہے اس کی رحمت کو حاصل کرنے والا بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے دل میں اور پھر عملی طور پر پاک تبدیلیاں لانے کی کوشش کرے۔

س: اللہ تعالیٰ کی کون سی صفت تمام صفات پر حاوی ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ تو مالک ہے بخشتا ہے یہ ایسی صفت ہے جو تمام صفات پر حاوی ہے۔ معاف بھی کرتا ہے رحم بھی کرتا ہے۔ یہ بھی اس کا رحم ہے کہ انسانوں کی بے انتہا بداعتدالیوں اور ظلموں کے باوجود انہیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔

س: خدا بخشنہار ہے اس کی وضاحت میں آنحضرت ﷺ کی کون سی حدیث بیان ہوئی؟

ج: فرمایا! خدا کتنا بخشنہار ہے اس کی وضاحت اس روایت سے ہوتی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اس نے ایک راہب سے پوچھا کہ اب توبہ ہوسکتی ہے؟ اس راہب نے کہا نہیں اب کوئی رستہ نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ وہ مسلسل اس کے بارے میں پوچھتا رہا کہ کیا توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں تو اسے ایک شخص نے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ تو جب وہ جا رہا تھا تو اس کو راستے میں موت آگئی۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آگئے۔ اس کے متعلق جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس میں وہ جا رہا تھا حکم دیا کہ اس کے قریب ہو جا اور جس بستی سے وہ دور جا رہا تھا اسے حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ ان دونوں بستیوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو تو وہ اس بستی جس کی طرف وہ جا رہا تھا یعنی گناہ بخشوانے کے لئے اس سے ایک بالشت قریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر اسے بخش دیا۔

س: حضور انور نے بخشش کے حوالہ سے کون سی حدیث قدسی بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو مجھ سے دعا نہیں کرتا اور مجھ سے امید بھی وابستہ کرتا ہے۔ پس میں اس شرط کے ساتھ کہ تو شرک نہ کرے تجھے تیری خطائیں بخش دوں گا اگرچہ تیری خطائیں زمین کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ میں تجھے اپنی زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ اور اگر تو نے آسمان کی انتہاؤں تک غلطیاں کی ہوں اور پھر تو مجھ سے میری بخشش طلب کرے تو میں تجھے وہ بھی بخش دوں گا اور میں ذرّہ برابر بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

س: رمضان میں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت کے حوالہ سے آنحضرتؐ نے کیا بیان فرمایا؟

ج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنا تم پر فرض کیا ہے...... پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔ پھر فرمایا کہ اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا: وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے اور جس نے اس میں کسی روزے دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ یعنی یہ مغفرت ایسی ہے کہ پچھلے گناہ بھی بخشے جاتے ہیں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

س: رمضان المبارک میں اللہ کی رحمت سے مستقل فائدہ کون لوگ اٹھاتے ہیں؟

ج: فرمایا! رمضان سے مستقل فائدہ وہی اٹھانے والے ہوتے ہیں جو ایک لگن کے ساتھ اس کے حصول کی کوشش کریں۔ پس ہم میں سے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس رمضان کو رحمت اور بخشش کے حاصل کرنے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ بنالیں گے۔

س: حضرت مسیح موعود نے حصول اخلاق میں کس چیز کو بڑی محرک اور مؤید بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’توبہ دراصل حصول اخلاق کے لئے بڑی محرک اور مؤید چیز ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اخلاق صیحہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 87)

س: توبۃ النصوح کے حصول کے لئے کون سی تین بنیادی شرائط بیان ہوئی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’توبہ کے تین شرائط ہیں۔ بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔ ان ہرسہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اقلاع کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو ان خصائل ردیّہ کے محرک ہیں۔...... پس جو خیالات بدلذات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے۔ یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے......۔

تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کرلے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہوکر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 87)

س: حضور انور نے ان لوگوں کی کیا راہنمائی فرمائی جو کہتے ہیں ہم نے دعا کی مگر برائی دور نہیں ہوئی؟

ج: فرمایا! ان لوگوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں برائی سے بچنے کے لئے دعا کی لیکن یہ برائی دور نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں نہیں سنیں۔ دعا کی قبولیت کے لئے بھی کچھ لوازمات ہیں۔ ان کو پورا کرنا ضروری ہے۔ چار دن دعا کرکے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے دعا نہیں سنی یہ ویسے ہی اپنی نااہلی کو خدا تعالیٰ پر ڈالنے والی بات ہے۔ برائیوں سے بچنے کیلئے دعا بھی تبھی قبول ہوگی جب کچھ عملی اقدام بھی اٹھائیں گے۔ تو حضرت مسیح موعود نے جو تین شرائط بیان فرمائی ہیں وہ پوری کرے پھر دعا کرے تو یہ دعا مددگار ہوتی ہے اور برائیاں چھوٹ جاتی ہیں۔

س: حضور انور نے: برائیوں سے بچنے کے کون سے طریق بیان فرمائے؟

ج: فرمایا! پہلا عملی قدم جو انسان کو برائیوں سے بچنے کے لئے اٹھانا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے ذہن کو گندے تصورات یا عارضی لذات کے تصور سے پاک کرے۔ پھر دوسری شرط یہ بتائی کہ اپنے نیک کانشنس کو بیدار کرو اور سوچو کہ میں کن برائیوں میں مبتلا ہو رہا ہوں۔ اپنے حالات پر پشیمانی اور شرمندگی کا احساس دل میں پیدا کرو۔ اگر یہ حالت ہوگی تو پھر ہی برائی سے بچ سکو گے۔ پھر فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ ہو کہ میں نے اس برائی کے قریب بھی نہیں جانا اب۔ اور جب اس ارادے پر قائم رہنے کی کوشش ہر وقت کر رہے ہو گے تو پھر خدا تعالیٰ سچی توبہ کی توفیق دیتا ہے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کی گئی دعاؤں کو بھی پھر سنتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے ذکر الٰہی میں مداومت کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 221)

س: ہمارے غالب آنے کے ہتھیار کیا ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 221)

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں کن تین مرحومین کا ذکر فرمایا؟

ج: مکرم محمد امتیاز احمد صاحب ابن مشتاق احمد صاحب طاہر آف نوابشاہ جن کو 14 جولائی کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

مکرم نصیر احمد انجم صاحب واقف زندگی استاد جامعہ احمدیہ ربوہ تھے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب جو حضرت مصلح موعود اور حضرت ام ناصر کے بیٹے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ڈاکٹر محمود احمد ناگی جارجیہ۔امریکہ

صداقت مہدی کا نشان ''ذوالسنین ستارہ''

حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود نے خدا تعالیٰ سے اذن سے پاکر ماموریت کا دعویٰ مارچ 1882ء میں کیا۔اسی سال ستمبر میں آپ کی سچائی دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے ایک دُم دار ستارہ ذوالسنین نمودار ہوا جو پچھلی چار صدیوں میں نظر آنے والے تمام دُم دار ستاروں سے کہیں زیادہ روشن تھا۔اس نشان کو آپ کے لئے ظاہر ہونے والے آسمانی نشانوں میں ایک منفرد حیثیت حاصل ہے۔اس کے بعد 1894ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے کسوف وخسوف یعنی سورج اور چاند کو گرہن لگنے کے نشانات ظاہر کئے۔

دُم دار ستارہ کیا ہے؟ دُم دار ستارے سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں اور ان سے کاربن ڈائی اکسائیڈ، امونیا اور میتھین گیسوں کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔دُم دار ستارے کے جسم کو برف کے گولے سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔اس کی ساخت گرد اور گیسیں ہیں۔عام طور پر جونہی یہ ستارے سورج کے قریب ہونا شروع ہوتے ہیں تو سورج کی شعاعیں اس کی گرد اور گیسوں کو پرے دھکیلتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی دُم ظاہر ہونے لگتی ہے۔دُم کا ایک حصہ گیسوں کی وجہ سے اور دوسرا چارج شدہ ایٹم سے بنتا ہے۔کچھ صورتوں میں دُم کا دوسرا حصہ بنتا ہے اور اس ستارہ کی دُم دو شاخہ نظر آتی ہے۔ان ستاروں کو دوربین کی مدد کے بغیر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔دُم کا رخ ہمیشہ سورج سے پرے ہوتا ہے۔دُم دار ستاروں کے جسم کا قطر دس میل سے لے کر دس لاکھ میل تک ہوسکتا ہے اور ان کی دُم کی لمبائی دس کروڑ میل تک بھی ہوسکتی ہے۔زیادہ تعداد ان دُم دار ستاروں کی ہے جنہیں دوربین کے بغیر نہیں دیکھا جاسکتا۔جب یہ ستارے سورج کے بہت قریب سے گزرتے ہیں تو اس سے ٹکرا کر پاش پاش ہوجاتے ہیں اور پھر سورج میں ہی گم ہوجاتے ہیں ان کو Sun Grazers کہا جاتا ہے۔جب ان کے ٹکڑے ہوتے ہیں تو وہ بھی سورج کے گرد چکر لگانے لگتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد بخارات بن کر اپنی ماہیت کھو بیٹھتے ہیں۔زمین جب سورج کے گرد گردش کرتی ہوئی ان کے قریب سے گزرتی ہے تو یہ شہاب ثاقب بن کر اس پر برستے ہیں۔وہ دُم دار ستارے جو مادی آنکھوں سے دیکھے جاسکتے ہیں ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔پچھلے 332 سالوں میں صرف نو ایسے دُمدار ستارے ہیں جن کو لوگوں نے دن کی روشنی میں دیکھا اور قدرت کے لازوال کرشموں سے لطف اندوز ہوئے۔جنہیں بھی انہیں مشاہدہ کا موقع ملا وہ ان کی بے حد خوبصورتی کو کبھی نہ بھلا سکیں گے۔

دُم دار ستارہ جو 1882ء میں افق پر نمودار ہوا وہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔آپ نے مہدی زماں ہونے کا دعویٰ مارچ 1882ء میں کیا اور ربّ جلیل نے آپ کی سچائی کے لئے یہ آسمانی نشان (ذوالسنین)9 ستمبر 1882ء کو ہی ظاہر کردیا۔نشان وہ ہوتا ہے جس کے لئے مدعی پہلے سے موجود ہو اور اس نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہو۔اس وقت علم فلکیات نہ ہونے کے برابر تھا اور دُم دار ستاروں کی پیش گوئی کرنا تو ناممکنات میں سے تھا۔آپ کے زمانے میں ایسا روشن دُم دار ستارہ نمودار ہوا جس کا چرچا ساری دنیا میں دھوم دھام سے ہوا۔یہ اس قدر روشن اور نمایاں تھا کہ سب دیکھنے والوں کا منظور نظر بنا اور دنیا میں سب سے زیادہ دیکھا اور ریکارڈ کیا گیا۔اس سے پہلے دُم دار ستاروں کی تصاویر موجود نہیں لیکن اس کی تصاویر کم وبیش دنیا کی تمام لیبارٹریوں نے اتاریں اور محفوظ کیں۔

یہ دُم دار ستارہ سب سے پہلے یکم ستمبر 1882ء میں کیپ آف گڈ ہوپ (Cape of Good Hope) اور گلف آف گنی (Gulf of Guinea) سے دریافت ہوا اور لوگوں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔بعد ازاں چند دنوں کے اندر کرّہ جنوبی کی بہت سی جگہوں سے اس کے دیکھنے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔یہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے بھی دیکھا گیا اور بعد میں بھی۔اس ستارہ کی روشنی دن بدن بڑھتی گئی اور 14 ستمبر 1882ء کو یہ دیوقد دُم دار ستارہ ڈرامائی طور پر اس قدر روشن ہوا کہ فلکیاتی تاریخ میں سب سے زیادہ چمکدار اور روشن دُم دار ستارہ بن گیا۔اس وقت اس کی روشنی (Brightness) ایک ہزار چاند کے مجموعہ کے برابر ہوگئی۔17 ستمبر کو یہ سورج سے دولاکھ چونسٹھ ہزار میل کے فاصلہ پر تھا۔اس سے اگلے ہی دن قرطبہ، سپین کے افق پر آیا اور دیکھنے والوں نے اسے دمکتا ستارہ (Blazing Star) کے نام سے موسوم کیا۔ستمبر کے آخر اور اکتوبر کے شروع میں اس کا جسم گولائی سے بیضوی شکل کا ہوگیا۔تین اکتوبر کو اس انڈے نما جسم کے دو ٹکڑے ہو گئے یعنی ذوالسنین دو دانتوں والا دُم دار ستارہ۔اسی طرح جس طرح پیشگوئی میں اس کا ذکر ہے۔آخرکار 17 -اکتوبر تک اس کی مزید ٹوٹ پھوٹ ہوئی اور یہ پانچ حصوں میں بٹ گیا۔فروری 1883ء میں بھی اس کی دُم صبح کے وقت روشن نظر آتی رہی۔فلکی سائنسدانوں کو اس کے آثار یکم جون 1883ء تک ملتے رہے۔آج دنیا اسے سپر کومٹ (Super Comet) کے نام سے یاد کرتی ہے۔یہ ستارہ پچھلے اور موجودہ دُمدار ستاروں سے بازی لے گیا اور بہت دیر تک اس کا چرچا چار سو رہے گا۔1882ء کا دُم دار ستارہ صداقت حضرت مہدی پر مہر صداقت ثبت کرنے کے بعد قرآنی حکم کے عین مطابق سورج میں گم ہوگیا۔

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود اس عظیم الشان تائید آسمانی کا اپنی کتب میں کئی جگہ ذکر کرتے ہیں۔آپ حقیقۃ الوحی صفحہ 205 میں لکھتے ہیں۔'3۔تیسرا نشان ذوالسنین ستارہ کا نکلنا ہے۔جس کے طلوع ہونے کا وقت مقرر تھا اور مدت ہوئی کہ وہ طلوع ہوچکا ہے۔اسی کو دیکھ کر بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آگیا'۔پھر آپ نے تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ 24 پر تحریر کیا۔'عیسائیوں کا بھی عقیدہ ہے کہ اسی زمانہ میں مسیح موعود کا آنا ضروری تھا۔ان کتابوں میں صاف طور پر لکھا تھا کہ آدم سے چھٹے ہزار کے اخیر پر مسیح موعود آئے گا سو چھٹے ہزار کا آخیر ہوگیا اور لکھا تھا کہ اس سے پہلے ذوالسنین ستارہ نکلے گا اور مدت ہوئی کہ نکل چکا'۔اسی طرح آپ براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 261 میں بیان فرماتے ہیں۔'حدیث میں آیا تھا کہ ان دنوں ستارہ ذوالسنین طلوع کرے گا چنانچہ مدت ہوئی کہ اس ستارہ کا طلوع ہوچکا'۔

مکرم میاں ناصر محمود صاحب

مکرم میاں ریاض احمد صاحب کرالہ کا ذکر خیر

محترم میاں ریاض احمد صاحب کرالہ ولد میاں غلام احمد صاحب کرالہ ساکن دودہ تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودھا عرصہ 30 سال جماعت احمدیہ دودہ کے صدر رہے اور وفات تک یہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔آپ بچپن سے ہی جماعت کی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور جماعت کی ہر تحریک میں پیش پیش رہے۔

حضرت مصلح موعود نے جب فرقان فورس کی تحریک کی۔تو اس وقت آپ کی عمر 15،16 سال تھی اور غالباً! آپ کی عمر سب سے کم تھی۔اس وجہ سے آپ کو یونیفارم پورا نہیں آتا تھا۔تو خاص طور پر درزی بلایا گیا اور آپ کی پینٹ شرٹ کاٹ کر نیا یونیفارم تیار کیا گیا۔آپ بتاتے تھے کہ اس وقت آپ کو بندوق پکڑتے ہوئے ڈر لگتا تھا۔لیکن بعد میں آپ بہت اچھے نشانہ باز بن گئے۔

آپ بہت اچھے نیزہ باز تھے اور پاکستان لیول پر ایک بہت بڑے شہسوار تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کہنے پر آپ نے لاہور میلہ مویشیاں (ہارس اینڈ کیٹل شو) میں جماعت کی نمائندگی بھی کی۔اس وقت جماعت کا بہت وقار اور احترام تھا۔اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب ملک معراج خالد نے آپ کو آگے بڑھ کر سلام کیا اور آپ کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے اور کہا کہ آپ ربوہ سے آئے ہیں اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔اس لئے آپ ہمارے خاص مہمان ہیں۔آپ نے ربوہ میں بھی گھڑ سواری میں اول انعام حاصل کیا۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتے تھے۔آپ ایک جٹ زمیندار فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔گاؤں میں آپ کا بہت اثر و رسوخ تھا آپ بڑے بڑے مخالفوں کو دعوت الی اللہ کرتے مگر کسی کو جرأت نہ ہوتی کہ آپ کے آگے بول سکے۔بڑے بڑے مجمع کو دعوت الی اللہ کرتے۔

خدمت خلق کے حوالے سے غیر احمدی بھی آپ کی مثال دیتے ہیں۔آپ کے مخالف بھی آپ کی تعریف کرتے ہیں۔آپ کی وفات پر بہت زیادہ لوگ اشکبار تھے۔جن میں زیادہ تعداد غیر لوگوں کی تھی۔

جماعت کے مخالف بھی آپ کے اخلاق و کردار کی مثال دیتے ہیں۔آپ تمام عمر عبادات اور خدا کے فضلوں کا ذکر کرتے رہے۔آپ کو سب سے زیادہ پریشانی اس دن ہوتی جب کسی وجہ سے آپ کی نماز رہ جاتی۔آپ ایک عرصہ سے علیل تھے۔تاہم بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ جمعہ کے روز بیت الذکر میں جاتے اور ایک خاص قسم کی خوشی اور سکون محسوس کرتے۔بیماری کے دوران بھی آپ کو سب سے زیادہ فکر نماز کی رہتی۔آپ آخری وقت تک خدا کے فضلوں اور خدا کے شکر گزار رہے اور ہر وقت اللہ کا ذکر اور شکر کرتے رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

مکرم طارق بلوچ صاحب

پیارے ابا جان محترم ناصر احمد صاحب ظفر

میرے پیارے ابا جان ایک انتہائی بامروت شریف اور شفیق انسان تھے۔ نومبر 1995ء میں والدہ محترمہ کے ناگہانی انتقال کے بعد جس طرح انہوں نے ہم سب بہن بھائیوں پر اپنی محبت اور شفقت کا سایہ دراز کئے رکھا، اس جذبے اور اس احساس کو لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ ایک طرف مدت سے چلی آنے والی ان کی شب و روز کی مصروفیات، دوسری طرف اپنی شریک حیات سے اچانک محرومی کا گہرا گھاؤ اور تیسری طرف بچوں بلکہ بچوں کے بچوں کے لئے بھی ان کی محبت کا بہتا قلزم۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیسے اور کیونکر اس ساری صورتحال سے عہدہ برآ ہوتے تھے۔ وہ ہمارے لئے بیک وقت ماں بھی تھے اور باپ بھی۔

ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ ’’ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد‘‘ کے مصداق تھا۔ خدمت بھی ایسی بے غرض اور بے ریاء کہ اس عہد خرابی میں مثال ملنی مشکل۔ دادا جان مرحوم نے ابا جان کی ولادت کے موقع پر جو دعائیہ اعلان مارچ 1934ء کے الفضل میں شائع کروایا، اس میں انہوں نے اپنے نومولود بیٹے کے لئے ’’نافع الناس‘‘ (لوگوں کیلئے فائدہ مند وجود) ہونے کی دعا مانگی۔ مذکورہ دعا کے پس منظر میں جب میں ابا جان کے سفر حیات پر نظر ڈالتا ہوں تو لگتا ہے جیسے وہ قبولیت دعا کا کوئی لمحہ تھا۔ وہ پوری ہوئی اور بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

شروع بچپن سے لے کر اپنے قیام پاکستان تک تو میں نے بچشم خود دیکھا کہ کس طرح ہمارے ہاں ہر خاص و عام کی دور و نزدیک سے آمدورفت رہتی۔ کوئی کسی غرض سے کوئی کسی کام سے۔ اپنے دائرہ کار میں ہر ایک کی مدد کرتے۔ کسی کے لئے فون کسی کے لئے خط کسی کیلئے خود چل کر جاتے۔ کوئی مشورہ مانگتا تو اسے امین کی سطح پر کھڑے ہو کر پوری دیانت اور نیک نیتی سے مشورہ دیتے۔ کوئی مالی مدد کا طالب ہوتا تو حسب توفیق خود بھی اس کی مدد کرتے اور دوسرے ذرائع سے بھی اس کی مدد کرواتے۔ سفید پوش لوگوں کی عزت نفس اور ضروریات کا خود خیال رکھتے۔ ابا جان سے ملاقات کی غرض سے آنے والے بیشتر دیہاتی لوگ جو بالکل ناخواندہ یا نیم خواندہ ہوتے، وقت کی مناسبت کا بھی کوئی خیال نہ رکھتے۔ گرمیوں میں دوپہر کا وقت ہو یا رات کا کوئی پہر، بلا جھجک چلے آتے۔ مجھے کوئی ایک لمحہ بھی ایسا یاد نہیں کہ ایسی صورت میں کبھی آپ کی پیشانی پر بل آیا ہو۔ اور نہ ہی کبھی ایسا جملہ ادا کرتے کہ جس سے آنے والے کی دل شکنی کا احتمال ہو۔ ہاں کبھی پیار سے کسی کو کہا بھی کہ یہ معمولی سی بات تو صبح کو بھی ہو سکتی تھی تو آنے والا دیہاتی بڑی سادگی اور معصومیت سے جواب دیتا ’’مجھے وقت اب ملا ہے‘‘ بانی سلسلہ کے ایک الہام کا ترجمہ ہے ’’تو خلق خدا سے منہ نہ موڑنا اور نہ انہیں دیکھ کر تھک جانا‘‘ یوں لگتا ہے مرید باوفا نے بھی اس الہام سے گہرا اثر اور سبق لیا۔ کبھی خلق خدا سے منہ نہ موڑا۔ تھکن کی حالت میں بھی اٹھ کھڑے ہوتے۔

مہمان نوازی تو گویا آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔ حتیٰ المقدور یہی کوشش ہوتی کہ کوئی کھائے پیئے بغیر نہ جائے۔ باحیاء اس قدر کہ اگر کوئی خاتون ملنے آتی تو اکیلے اس کی بات نہ سنتے کسی نہ کسی کو اپنے پاس بلا کر بیٹھا لیتے۔ اور دوران گفتگو (دینی) تعلیمات کے عین مطابق اپنی نظریں نیچے جھکائے رکھتے۔ فراخ دل ایسے کہ ایک روز نیا کوٹ پہن کر گھر سے باہر نکلے تو تھوڑی دیر بعد بغیر کوٹ کے واپس آ گئے۔ چھوٹے بھائی آصف احمد ظفر نے شاید یہ سوچ کر کہ کہیں بھول آئے ہیں پوچھا، ابا جان کوٹ؟ بتانے لگے ہمسایہ سرکاری اہلکار للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر کہنے لگا ’’خان صاحب! ہمیں بھی کوئی ایسا کوٹ لے دیں۔‘‘ ابا جان نے وہیں اپنا کوٹ اتارا اور اسے پہنا دیا۔

خدا داد ذہانت بھی تھی، صلاحیت بھی اور خودداری بھی۔ ایسے میں جس سے بھی تعلق بنا، وہ آخر تک قائم رہا۔ چھوٹے بڑے امیر غریب کی پھر کوئی تخصیص روا نہ رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے ابا جان کو مومنانہ فراست سے بھی خوب نوازا تھا۔ فوراً معاملے کی تہہ تک پہنچ جاتے اور پھر جسے حق پر سمجھتے اس کا ساتھ دیتے گویا یہ ان کا معمول تھا۔ ہاں اگر بتقاضائے بشریت انہیں احساس ہوتا کہ فلاں معاملے میں مجھ سے تجزیے کی غلطی ہوئی یا انہیں درست معلومات فراہم نہیں کی گئیں تو ایسی صورت میں خود کو پیچھے ہٹا لیتے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن تحریر اور خوبی تقریر کے ملکہ سے بھی سرفراز کیا تھا۔ نہایت خوبصورتی کے ساتھ اپنا مدعا بیان کرتے۔ الغرض ایسی بے شمار خوبیوں اور خصوصیات کے باوجود یہ بات انتہائی حیران کن حد تک عجیب و غریب لگتی ہے کہ انہوں نے اپنی صلاحیتوں اور اپنے تعلقات کو ذاتی فائدے یا جلب زر کا ذریعہ نہیں بنایا۔ حد تو یہ ہے کہ سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد جب صدر انجمن احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو لکھا کہ ہم موصوف مذکور کو اپنے دفتر میں تعینات کرنا چاہتے ہیں تو بعد منظوری ابا جان کا مشاہرہ بھی مقرر کر دیا گیا۔ میری یادداشت کے مطابق اس دوران انہوں نے دو دفعہ لکھا کہ میں بغیر کسی معاوضے کے کام کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی دفعہ تو ان کی درخواست یہ کہہ کر نامنظور کر دی گئی کہ وہ تو پہلے ہی واجبی نوعیت کا ہے جبکہ دوسری دفعہ ان کی یہ خواہش منظور کر لی گئی اور وہ اس بات پر بہت خوش تھے۔ میرے ساتھ فون پر بھی انہوں نے اپنی اس خوشی کو شیئر کیا۔ اور آپ کا انتقال بھی بالآخر فدائیت کی اسی حالت میں ہوا۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

وہ بنیادی طور پر خیر اور ایثار کے آدمی تھے۔ خیر خواہی اور قربانی کے اس عمل میں وہ اس حد تک منہمک رہے کہ گاہے میری والدہ مرحومہ شکوے کا انداز لئے ہوئے کہتیں لوگوں کے کام ہو رہے ہیں مگر گھر کے رکے ہوئے ہیں۔ اور یہ سچ بھی تھا۔ بندگان خدا کی بے لوث خدمت کو اگر انہوں نے عبادت سمجھا تو جماعت احمدیہ ان کا عشق تھا۔ ایک محنت کش بیوہ خاتون رات کو ابا جان کے پاس اپنی فریاد لے کر آئی کہ اس کے بیٹے کو چنیوٹ پولیس نے کسی چھوٹے موٹے مسئلے کی وجہ سے اپنی حراست میں لے رکھا ہے اور میں نے اس کی رہائی کے لئے در در کے چکر لگائے ہیں مگر کوئی امید بر نہیں آتی۔ پولیس بیٹے کی رہائی کے لئے ہزاروں روپے مانگتی ہے۔ اس غریب عورت کا روزگار گھروں میں کام کاج سے وابستہ تھا اور وہ فی الواقع مدد کی مستحق بھی تھی۔ اب ابا جان کی عمر بھر کی یہ عادت تھی کہ وہ مالی معاملات سے اپنا دامن بچا کے رکھتے۔ سو میں نے انہیں اس لمحے کسی قدر متذبذب حالت میں دیکھا تو عرض کیا میرے پاس صدقہ خیرات کی مد میں کچھ رقم ہے اگر شکنجے میں آئی کسی غریب کی جان کو راحت ملتی ہے تو مطلوبہ رقم حاضر خدمت ہے۔ اسی وقت آصف بھائی سے کہا گاڑی نکالو، خاتون کو ساتھ لیا اور چنیوٹ چل دیئے۔ وہ جو کچھ دیر پہلے مرجھائی اور کملائی ہوئی تھی، گوہر مقصود ملنے پر خوشی سے کھل اٹھی اور دعائیں دیتی رخصت ہو گئی۔ گویا ایسے ان گنت واقعات ہیں جن سے آپ کا سفر حیات عبارت رہا۔ اور وہ بھی ستائش کی تمنا اور صلہ کی پرواہ کے بغیر۔

خلیفۃ المسیح کی طرف سے انہیں جو بھی مشن سونپا گیا، اسے پوری ایمانداری، لگن اور جذبے کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے جاننے اور چاہنے والوں نے پس مرگ بھی انہیں یاد رکھا۔ ابا جان کی فطرت ایسی تھی کہ ان کے ساتھ اگر کوئی تھوڑا سا بھی احسان کا احترام کا اعتماد کا اچھائی کا مظاہرہ کرتا تو وہ اپنے ہر ایسے محسن کو یاد کرتے اور اس کے شکر گزار رہتے۔ جماعت کے ساتھ ابا جان کی وابستگی اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ میرے سامنے لاہور سے آئے ایک مہمان عزیز کہنے لگے کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے جتنی صلاحیتیں دی ہیں اگر آپ احمدی نہ ہوتے تو بہت اوپر جاتے اور ملکی سطح پر نام کماتے۔ جواباً تبسم فرمایا اور انکسار سے بھرپور لہجے میں بولے ’’اگر میں احمدی نہ ہوتا تو عین ممکن ہے کہ اپنے خطے کی اجتماعی پسماندگی اور جہالت کے زیر اثر دامن کوہ میں کوئی ریوڑ ہانک رہا ہوتا۔‘‘

اور اب آخر میں آپ کی مال سے محبت کا کچھ احوال۔ اس عاجز کو جرمنی آئے کوئی 24 سال ہونے کو ہیں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس سارے عرصہ میں صرف دو دفعہ اور وہ بھی اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اشارۃً کسی ضرورت کی بابت پیسوں کا ذکر کیا۔ عرض کیا حکم کریں، جواب ملا ’’بوقت ضرورت مطلع کروں گا‘‘ کچھ دنوں بعد جب میں نے دوبارہ پوچھا تو فرمایا ’’شکریہ اب ضرورت نہیں رہی‘‘ دوسری دفعہ جب انہوں نے کچھ پیسوں کا ذکر کیا تو میں نے اسی وقت فوری ترسیل زر کے تحت ڈبل رقم بھجوا دی مبادا پھر نہ کہہ دیں، شکریہ اب ضرورت نہیں رہی۔ میں جب ابا جان کی علالت کا سن کر پاکستان گیا تو تب مجھے میری دوسری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے آپ کو پیسوں کا کہہ تو دیا مگر بعد میں مجھ سے ناراض ہوئے کہ آپ کی وجہ سے مجھے پیسے مانگنے پڑے۔ حالانکہ وہ خالصتاً گھر کی کسی ضرورت کے لئے درکار تھے۔ اکثر و بیشتر کہتے ’’لوڑ دی تھوڑ نئیں‘‘ یعنی اللہ ضرورتیں پوری کر دیتا ہے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے ابا جان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہم سب کو ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کتنے خوابوں کے دامن تہی رہ گئے
کتنے پھولوں کو لے کے چمن سو گیا!

احمدیوں کی ممبر شپ

نوٹ:۔ روزنامہ ڈان کراچی From the past pages of Dawn کے عنوان سے پرانے شماروں کی خبریں شائع کرتا ہے۔ 70 سال پہلے 4 مئی 1944ء کی خبر کا اردو ترجمہ پیش ہے۔

قادیان:۔ جماعت احمدیہ کے مرکز میں احمدیہ جماعت کے ارکان کے لئے مسلم لیگ میں شمولیت یا عدم شمولیت کا معاملہ کافی عرصہ سے زیر غور تھا۔ لیکن اس بات کا زیادہ تر انحصار اس بات پر ہے کہ مسلم لیگ کی قیادت کیا رویہ اختیار کرتی ہے۔

اس سلسلے میں جناب پیر اکبر علی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی (MLA) نے پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ کے حالیہ قیام لاہور کے دوران ان سے ملاقات کی اور بتایا کہ جناب قائداعظم محمد علی جناح نے انہیں یقین دہانی کروائی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کے مطابق احمدیوں کے مسلم لیگ میں شامل ہونے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلم لیگ کے ممبر کی حیثیت سے احمدیوں کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو دیگر مسلمان فرقوں کو حاصل ہیں۔

(Dawn Karachi 4 May 2014)

(مرسلہ: مکرم شریف احمد بانی صاحب کراچی)

☆..........☆..........☆

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

حاصل مطالعہ

تاریخ آل انڈیا مسلم لیگ۔سرسید سے قائداعظم تک

میں جماعت احمدیہ کی خدمت قوم کا برملا اعتراف اور ٹھوس ثبوت

حال ہی میں ایک جید ایڈووکیٹ اور قلم کار آزاد بن حیدر کی تاریخی تصنیف ’’تاریخ آل انڈیا مسلم لیگ۔سرسید سے قائداعظم تک‘‘ منصۂ شہود پر آئی ہے۔اس ضخیم تاریخی دستاویز میں مصنف نے بڑی عرقریزی سے تحریک آزادی وتحریک پاکستان کے متعلق بہت اہم حقائق درج کئے ہیں۔

کتاب کے تعارف اور اہمیت کے حوالے سے محمد آصف بھلی کے مضمون ’’تاریخ آل انڈیا مسلم لیگ‘‘ سے دوتین اہم اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

’’آل انڈیا مسلم لیگ کی تاریخ لکھتے ہوئے آزاد بن حیدر ایڈووکیٹ نے اپنی مصروف ترین زندگی سے پانچ قیمتی سال صرف کئے ہیں اور ہماری آنے والی نسلوں کیلئے ایک مستند اور جامع کتاب پیش کی ہے۔ یہ کتاب دراصل ایک ہندو مصنف لال بہادر کی مسلم لیگ پر لکھی ہوئی کتاب کا جواب دینے کے لئے تحریر کی گئی ہے۔انڈیا میں لال بہادر نے تحریک پاکستان کے حوالے سے سرسید اور قائد اعظم کے کردار کوتوڑ مروڑ کر اپنی کتاب میں پیش کیا۔

آگے چل کر محمد آصف بھلی لکھتے ہیں۔

’’آزاد بن حیدر کی ’’تاریخ آل انڈیا مسلم لیگ‘‘ کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ 1906ء سے لے کر 1947ء تک آل انڈیا مسلم لیگ کے تمام سالانہ اجلاسوں میں پیش اور منظور ہونے والی تمام قراردادوں کا مکمل ریکارڈ اس کتاب میں محفوظ کردیا گیا ہے۔تمام صدارتی خطبات اور آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاسوں کی صدارت کرنے والے قائدین کی شخصیت اور سیاسی خدمات کے حوالے سے تفصیلی مضامین بھی کتاب میں شامل ہیں جن کے باعث تحریک پاکستان کا پورا منظر نامہ اور اس دور کے سیاسی اور سماجی حالات کا مکمل تذکرہ بھی ہمارے دور کی آنے والی نسلوں کے لئے بھی محفوظ ہوگیا ہے۔‘‘

اور اپنے مضمون کے آخری پیراگراف میں صاحب مضمون رقمطراز ہیں:۔

’’آزاد بن حیدر کی اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ہماری نوجوان نسل میں فرقہ واریت،صوبائیت اورلسانی تعصّبات کے خلاف جہاد کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوگا۔ جب ہم نظریہ پاکستان کے سچے امین ثابت ہوں گے اور قائداعظم اور علامہ اقبال کے افکار ونظریات سے روشنی حاصل کر کے جادہ پیما ہوں گے تو پھر رنگ،نسل،زبان،صوبے اور فرقہ واریت کے تمام تعصّبات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔جس طرح تحریک پاکستان کے زمانے میں ہم صرف مسلمان تھے ہم میں کوئی شیعہ اور سنی کا تعصب نہیں تھا اور نہ ہی ہم پنجابی،پٹھان،سندھی،بلوچی یا بنگالی تھے ہم سب مسلمان تھے اور ہماری سوچ پاکستانی تھی۔ ہماری تاریخ بھی ہمیں یہی تعلیم دیتی ہے۔ استحکام پاکستان کا راز بھی اسی میں ہے کہ فرقہ واریت اورصوبائیت کے تعصّبات سے جان چھڑالیں۔‘‘

(مطبوعہ ’’نوائے وقت‘‘ مورخہ 10 نومبر 2013ء)

اس تاریخی کتاب میں تحریک آزادی وتحریک پاکستان کے حوالے سے حضرت مصلح موعود صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کا بھی عمدہ تذکرہ موجود ہے۔ جسے قارئین الفضل کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

(خاکسار راجا نصراللہ خان)

(13 نومبر 2011ء)

سر ظفراللہ خان

قومی رہنما،ممتاز ماہر قانون،پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان 6 فروری 1893ء کوڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک نواحی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد امریکن مشن سکول سیالکوٹ میں داخل ہوئے اور 1907ء میں فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کرنے کے بعد ظفراللہ خان گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے اور یہاں سے 1911ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا۔اسی سال قانون کی اعلیٰ درجے کی تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے۔ وہاں مشہور درسگاہ لنکزان سے 1914ء میں بیرسٹری کی سند حاصل کی۔ اسی دوران ظفراللہ خان نے کنگز کالج لندن سے ایل ایل بی کا امتحان بھی رسمی طور پر پاس کر لیا تھا۔ 1914ء میں واپس سیالکوٹ آ کر وکالت شروع کر دی۔ 1916ء میں ان کی قابلیت اور نیک نامی کے پیش نظر ظفراللہ چوہدری کو ’’انڈین کیسز‘‘ کا اسسٹنٹ ایڈیٹر بنا دیا گیا۔اس طرح چوہدری ظفراللہ خان سیالکوٹ سے لاہور آ گئے۔ لاہور آ کر انہوں نے چیف کورٹ میں پریکٹس شروع کر دی۔ اس دوران لاء کالج میں جزوقتی لیکچرر رہے۔ظفراللہ خان 1926ء میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔ 1935ء میں دوبارہ کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔ 30-1931ء میں لندن میں پہلی گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ بعد میں دوسری گول میز کانفرنس میں بھی شریک ہوئے۔ 1931ء میں وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔اوراسی سال دہلی میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی۔ اپنے خطبہ صدارت میں انہوں نے مسلمانوں کے اکثریتی صوبوں اور اقلیتی صوبوں میں ان کی نمائندگی کے حوالے سے بڑی واضح اور دوٹوک مثالیں دے کر مسلمانوں کی حیثیت اجاگر کی تھی۔ 1932ء میں وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے۔ 1933ء میں لندن میں منعقد ہونے والی تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ 1934ء میں ٹورانٹو میں برٹش کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس منعقد ہوئی تو سر ظفراللہ خان نے برطانوی ہندوستان کی جانب سے ایک وفد کی قیادت کرتے ہوئے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ 1935ء تا 1941ء دوبارہ گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کے رکن منتخب ہوئے۔

سر ظفراللہ خان نے برطانیہ میں جارج ششم کی تاجپوشی کی تقریبات میں بھی برطانوی ہند کی جانب سے شرکت کی تھی۔ برطانوی ہند کی جانب سے انہوں نے کئی اہم اور بین الاقوامی مجالس میں بھی نمائندگی کی۔ 1937ء اور 1938ء میں اوٹاوا ٹریڈ ایگریمنٹ کی ترمیم کے سلسلے میں برطانوی ہندوستان کی طرف سے بورڈ آف ٹریڈ کے ساتھ ظفراللہ ہی نے ہندوستانی وفد کی قیادت کی تھی اور یہاں پر صحیح معنوں میں ہندوستان کی نمائندگی کی تھی۔ سر ظفراللہ یونینسٹ پارٹی پنجاب سے بھی وابستہ رہے۔ 1942ء میں سر ظفراللہ خان کو مونٹریال میں منعقد ہونے والی ایک ’’پیسفک ریلیشنز کانفرنس‘‘ میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے کے لئے بھجوایا گیا۔اسی دوران 1941ء۔1942ء میں وائسرائے ہند کے ایجنٹ جنرل کے طور پر چین میں فرائض انجام دیئے۔ 1942ء میں سر ظفراللہ خان کو فیڈرل کورٹ آف انڈیا کا جج مقرر کیا گیا وہ اس عہدے پر 1947ء تک فائز رہے۔

سر ظفراللہ خان اگرچہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان کی مذہبی امور کے حوالے سے کسی فرقے سے وابستگی قوم کے مشترکہ اور عظیم تر مفاد کی راہ میں حارج اور حائل ہوتی ہوئی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ لہٰذا جب پاکستان کی تشکیل کا واضح منصوبہ سامنے آ گیا تو مسلم لیگی رہنماؤں نے سر ظفراللہ خان کو جولائی 1947ء میں پنجاب باؤنڈری کمیشن میں شامل کرلیا۔چوہدری ظفراللہ خان نے حتی الامکان یہ کوشش کی تھی کہ ضلع گورداسپور،پٹھان کوٹ اور بٹالہ بھی پاکستان کے حصے میں آ جائیں۔قادیان کا قصبہ جو کہ احمدیوں کا مرکز ہے،وہ تحصیل بٹالہ ہی میں ہے۔سر ظفراللہ کی کوشش چاہے ان کی ذاتی لگن اور مذہبی فرقہ سے وابستگی کے باعث تھی،لیکن پاکستان کے مفادات کے تحفظ کیلئے یہ بہت ضروری تھا کہ یہ علاقے پاکستان میں شامل ہوں لیکن پنجاب باؤنڈری کمیشن میں سر ظفراللہ کی یہ کوششیں کامیاب نہ ہوئیں۔

قیام پاکستان کے بعد سر ظفراللہ نے نومبر 1947ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کی۔دسمبر 1947ء میں پاکستانی کابینہ میں وزیر برائے امور خارجہ و دولت مشترکہ مقرر ہوئے۔ 1948ء تا 1954ء اقوام متحدہ میں کشمیر کے مسئلے کے حوالے سے پاکستانی موقف کی حمایت کی۔ چونکہ وہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔اس لئے بعض مذہبی حلقوں کی طرف سے ان کی وزارت سے علیحدگی کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ چنانچہ 1954ء میں وزارت سے مستعفی ہو گئے اور اسی سال عالمی عدالت انصاف کے جج بنا دیئے گئے۔وہ اس منصب پر 1961ء تک فائز رہے۔ 1961ء اور 1962ء میں انہیں جنرل اسمبلی کا صدر رہنے کا بھی شرف رہا۔اس کے بعد 1963ء تا 1964ء دوبارہ عالمی عدالت انصاف کے جج بنے۔(یہ درست نہیں اصل سن 1964ء تا 1973ء ہیں۔ناقل) اور 1970ء تا 1973ء تک اس کے صدر بھی رہے۔ وہ لنکن ان میں اعزازی ٹیچر،کنگ کالج آف لندن اور لندن اسکول آف اکنامکس کے اعزازی فیلو رہے۔ اس طرح وہ کیمبرج یونیورسٹی سمیت کولمبیا،ڈینور،کیلیفورنیا،برکلے لانگ آئی لینڈ کے بھی اعزازی فیلو رہے۔......سر ظفراللہ کا انتقال یکم ستمبر 1985ء کو لاہور میں ہوا۔ربوہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔’’تحدیث نعمت‘‘ کے عنوان سے ایک کتاب تصنیف کی۔ (صفحہ 488 تا 490ء)

بائیسواں سالانہ اجلاس 26 دسمبر تا 27 دسمبر 1931ء۔بمقام دہلی

صدارت: چودھری ظفراللہ خان

آل انڈیا مسلم لیگ کا بائیسواں سالانہ اجلاس 26 تا 27 دسمبر 1931ء کو چوہدری ظفراللہ خان کی زیر صدارت دہلی میں منعقد ہوا ......استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین خان ایس۔ایم عبداللہ نے استقبالیہ پڑھا۔اس کے بعد سر محمد یعقوب نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا کہ لیگ کے سالانہ اجلاس کے لئے صدر کا انتخاب کرنے کا اختیار لیگ کی کونسل کو دیا گیا ہے۔ میں نے سال رواں کے اجلاس کی صدارت کے لئے چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کو منتخب کیا گیا ہے۔اس کے بعد انہوں نے ظفراللہ خاں سے کرسی صدارت پر تشریف لانے کے لئے درخواست کی جس کو انہوں نے قبول کیا۔

(صفحہ 490 تا 492)

چودھری ظفراللہ خان صاحب

بیرسٹر کا خطبہ صدارت

اس عنوان سے حضرت چوہدری صاحب کا خطبہ صدارت تفصیل سے درج کیا گیا ہے اس میں فرمایا:۔

حضرات یہ کوئی جرم تو نہیں ہے کہ نئے آئین میں اہم ایسی پوزیشن کو حاصل کر سکیں کہ ہم

ہندوستانی شہریت پر بجا طور پر فخر کر سکنے کے قابل ہوسکیں۔ کیا ہمارے بھائیوں کو یہ احساس نہیں کہ آٹھ کروڑ مطمئن مسلمان ہندوستان کی قوت اقتدار اور عزت کے لئے کس قدر زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اس حیثیت میں ہوں کہ ان کا احساس غلامی مستقل طور پر شرم وندامت سے غیر مطمئن رہے۔

کشمیر میں گزشتہ صدی سے مسلمانوں پر جو مظالم ہورہے ہیں ان سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ میں ان الم افزا حالات کا اعادہ کر کے آپ کا دل دکھانا نہیں چاہتا اور پھر گزشتہ چھ ماہ سے کشمیری مسلمان جن مصائب کا تختہ مشق بنائے جارہے ہیں وہ بھی آپ پر روز روشن کی طرح عیاں ہیں اور برطانوی ہند کے مسلمانوں کے قلوب سے بھی اس کی گونج اٹھ رہی ہے اور آپ کی اپنے ستم رسیدہ بھائیوں کے لئے قربانیاں بھی محتاج اعادہ ہیں۔

(صفحہ 495 تا صفحہ 500)

اصحاب قادیان اور پاکستان

اب ایک اور فرقہ ''اصحاب قادیان'' کا مسلک اور رویہ پاکستان کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے۔ حقائق سے اندازہ ہوجائے گا کہ اصحاب قادیان کی دونوں جماعتیں یعنی احمدیہ اور قادیانی مسلم لیگ کی مرکزیت پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کی معترف اور مداح ہیں۔

جماعت احمدیہ (لاہور) کے امیر مولانا محمد علی (جن کا مشہور انگریزی ترجمہ قرآن عالمگیر شہرت کا حامل ہے) نے 9/اکتوبر 1945ء کو متعدد اردو روزناموں کو حسب ذیل تار ارسال کیا:۔

''آئندہ انتخابات میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے تمام اصحاب مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیں اور ان کی ہر ممکن مدد کریں کیونکہ موجودہ وقت بہت نازک ہے اور اگر مسلم لیگ کو شکست ہوگئی تو مدتوں کیلئے مسلمانوں کی قسمت تاریک ہوجائے گی۔''

مرزا محمود احمد کا بیان

قادیانی گروہ کے امام جماعت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے 21/اکتوبر 1945ء کو ایک طویل بیان اس سلسلہ میں شائع کیا جس کے جستہ جستہ حصے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

''کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے مفاد کا دیانتداری سے خیال رکھنا یا ایسا کرنے کا دعوے دار ہونا اس کو اس کی نیابت کا حق نہیں دے دیتا۔ کیا کوئی وکیل کسی عدالت میں اس دعوے کے ساتھ پیش ہوسکتا ہے کہ میں مدعی یا مدعا علیہ کے وکیل سے زیادہ سمجھ دار اور دیانت داری سے اس کے حقوق کو پیش کرسکوں گا۔ کیا کوئی عدالت اس وکیل کے ایسے دعوے کو باوجود سچا سمجھنے کے قبول کر سکے گی؟ اور کیا اس قسم کی اجازت کی موجودگی میں ڈیموکریسی، ڈیموکریسی کہلا سکتی ہے؟

آگے چل کر موصوف کہتے ہیں:۔

''کانگرس کے اس اعلان نے کہ اب وہ مسلم لیگ سے بات نہیں کرے گی بلکہ مسلمان افراد سے خطاب کرے گی میرے جذبات کو بالکل بدل دیا اور میں نے محسوس کیا کہ جو لوگ دروازہ سے داخل ہونے میں ناکام رہے ہیں اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں اور اس کے معنی مسلم لیگ کی تباہی کے نہیں، بلکہ مسلم کریکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے۔ بس اسی وقت سے میں نے فیصلہ کرلیا کہ جب تک یہ صورت حالات نہ بدلے ہمیں مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے۔''

موصوف نے اپنی جماعت کے اصحاب کو ہدایت دیتے ہوئے کہا:۔

آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہوجائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہوجائے گا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقل منداس حالت کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔''

یونینسٹوں کے بارے میں جناب مرزا محمود نے کہا:۔

''جب تک یونینسٹ پارٹی اپنی پالیسی کی ایسی وضاحت نہیں دیتی جس سے اس کا مسلم لیگ کی مرکزی پالیسی سے پورا تعاون اور تائید ثابت ہو اور جس کے بعد شملہ کانفرنس والے حالات کا اعادہ ناممکن ہو جائے، میں سمجھتا ہوں کہ کسی احمدی کو یونینسٹ ٹکٹ پر کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔''

رئیس احمد جعفری کا خراج تحسین

مسلم قوم کی مرکزیت پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش عامۃ المسلمین کی اصلاح و فلاح نجاح و مرام کی کامیابی تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام ہند؟ نہیں، پھر کیا، جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ پھر کون؟...... وہ لوگ جن کے خلاف ''کفر'' کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے، جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے، جن کا ایمان، جن کا عقیدہ مشکوک مشتبہ اور محل نظر ہے۔''

(''قائد اعظم اور ان کا عہد'' صفحہ 346-345 پبلشرز مقبول اکیڈمی لاہور)

مکرم اسد احمد راجہ صاحب

میری والدہ محترمہ فضیلت شاہد صاحبہ کا ذکر خیر

خاکسار کی والدہ محترمہ فضیلت شاہد صاحبہ 9دسمبر 2012ء کو 57 سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

آپ محترم محمد اسماعیل میر صاحب (مائنز مینیجر کوئٹہ) کی بیٹی، مکرم شاہد احمد راجہ صاحب نائب صدر حلقہ ڈرگ روڈ کی اہلیہ اور راجہ ناصر احمد صاحب صدر حلقہ ڈرگ روڈ کراچی کی بہو تھیں۔

والدہ صاحبہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اس لئے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ والدہ صاحبہ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت والدہ صاحبہ کی غائبانہ نماز جنازہ لندن میں پڑھائی۔ نیز بہت ہی محبت بھرا تعزیت کا خط ارسال فرمایا۔

آپ ایک پُر رونق گھر میں بیاہ کر آئیں اور اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو نہایت احسن رنگ میں نبھایا اور سب کے ساتھ محبت والا سلوک کیا اور عزت و احترام سے پیش آئیں۔ اس لئے سسرال میں سب آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

والدہ صاحبہ دعا گو اور سادہ مزاج تھیں۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد و اشراق کا التزام کرتی تھیں۔ آپ خود صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور دوسروں کو اس کی تاکید کرتیں اور پابندی بھی کرواتی تھیں۔ باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرتیں اور رمضان المبارک میں ایک سے دو دفعہ قرآن مجید کا دور مکمل کرتی تھیں۔ روزہ، متفرق چندہ جات اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ عمر کے آخری چند سال شوگر کی وجہ سے روزہ رکھنے میں دقت محسوس کرتی تھیں۔ اس صورت میں باقاعدگی سے فدیہ ادا کرتی تھیں۔

والدہ صاحبہ پردہ کا بہت خیال کرتی تھیں۔ آپ کے اعلیٰ نمونہ کی وجہ سے گھر میں سب خواتین نیز اگلی نسل کی تمام بچیاں بھی التزام سے پردہ کرتی ہیں۔

خلافت سے بہت گہری محبت اور اطاعت کے جذبہ سے لبریز تھیں۔ حضور انور کے تمام خطبات اور دوسرے پروگرامز MTA پر باقاعدگی اور دلچسپی سے سنتیں اور ہم بچوں کو بھی سننے کی ترغیب دیتیں۔ جماعت کے پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتیں اور وقت پر پہنچتیں۔

والدہ صاحبہ کو ہم نے ہمیشہ والد صاحب کا احترام کرتے دیکھا ہر کام میں ان کی بھرپور معاونت کی۔ اگر والد صاحب نے کسی بات سے منع کیا تو ان کی نافرمانی کا گھر میں کوئی تصور نہیں تھا۔

محترم والد صاحب کسی بھی ذاتی خواہش کے لئے فرمائش کرنا تو درکنار گھر کے لئے زائد خرچ کا کبھی مطالبہ نہیں کیا۔

والد صاحب اور والدہ صاحبہ نے اولاد کی تربیت میں ایک خاص بات کا خیال رکھا۔ سب بچوں کے ساتھ برابری کا سلوک کیا۔ معاملہ چاہے تعلیم کا ہو یا تفریح کا کسی قسم کا فرق نہیں ہوتا تھا۔

بچوں سے والدہ کا تعلق دوستانہ تھا۔ ہر بچہ بے جھجک ہر موضوع پر بات کرلیا کرتا تھا۔ نصیحت کرنی ہوتی تو بہت پیار سے کرتیں۔ البتہ ہماری کوئی بات اگر بری لگتی تو افسردہ ہوجاتیں۔ بعد میں بتاتیں ''میں نے بہت دعا کی تھی اللہ میاں ہدایت دے اور تمہاری غلطیوں کو معاف فرمائے۔''

والدہ صاحبہ کو دعا کے لئے کہنے کے بعد تو یوں لگتا تھا کہ تسلی ہوگئی۔ اب اگر اپنے لئے دعا میں خود غفلت بھی ہوئی۔ تو والدہ صاحبہ تو بہرحال دعا کرہی رہی ہوں گی۔ ہر کوئی یہی سمجھتا کہ والدہ صاحبہ کو میرا سب سے زیادہ خیال ہے۔ خدا کرے کہ ان کی اولاد کے حق میں کی گئی دعاؤں کا سایہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ آمین

والدہ صاحبہ ہمارے پورے خاندان میں مشہور تھیں کہ ان کو کثرت سے سچے خواب آتے ہیں اور خاندان میں کسی قسم کی کوئی بات ہو وہ پہلے سے بتا دیتی تھیں۔

والدہ صاحبہ کا گھر کے ملازمین سے بہت نرمی کا سلوک تھا۔ اگر ناراضگی بھی ہوتی۔ تو یہ خیال رکھتیں کہ وہ کھانا کھائے بغیر نہ جائیں۔ اگر کبھی دیکھتیں کہ ملازمہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو اسے گھر جانے کو کہتیں۔ اکثر ملازمہ کو اس کے گھر والوں کے لئے کھانے کا سامان وغیرہ بھی دیتیں اس کے علاوہ اس کو استعمال کے لئے کپڑے اور سامان وغیرہ بھی دیتی رہتی تھیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کے لاتعداد اور بے شمار درجات اپنے خاص رحم اور فضل سے بلند فرمائے۔ والدہ صاحبہ کو اپنی خاص رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اپنے پیاروں کے ساتھ اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 راگست 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل از نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم حمید الرحمٰن سیٹھی صاحب

مکرم حمید الرحمٰن سیٹھی صاحب آف جہلم مورخہ 14 راگست 2014ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب جہلمی کے پوتے تھے۔ بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہے اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے، پانچ پوتیاں اور دو پوتے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری منظور احمد چیمہ صاحب

مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان مورخہ 26 جولائی 2014ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت چوہدری نور احمد چیمہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے تھے۔ جب حضرت مصلح موعود نے حفاظت مرکز کے لئے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تو چونکہ آپ برطانوی فوج میں رہ چکے تھے اس لئے آپ نے اپنی خدمات پیش کیں اور درویشی کی سعادت پائی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند تھے اور باوجود پیرانہ سالی کے لمبا عرصہ بیساکھی کے سہارے بیت الذکر میں نماز کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ بہت مخلص، خوش مزاج، زندہ دل، شفیق اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف العمر اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری منصور احمد چیمہ صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل قادیان میں ناظم جائیداد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ

مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب مرحوم درویش قادیان مورخہ 26 جولائی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت پائی۔ آپ کو پوشیدہ صدقہ وخیرات کرنے کی بڑی عادت تھی۔ اسی طرح غریب بچیوں کو اپنے گھر میں رکھ کر ان کی پرورش کرتیں اور جوان ہونے پر اچھے برسرروزگار نوجوانوں سے ان کی شادیاں کرواتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری عبدالعزیز اختر صاحب ہومیو ڈاکٹر قادیان کے حلقہ مبارک کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

مکرم مبارک احمد قمر صاحب

مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ مورخہ 6 جون 2014ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کا تعلق راجوری کشمیر سے تھا۔ 1972ء میں جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں آئے۔ آپ کو پاکستان کے علاوہ گھانا، لائبیریا اور فجی میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے نمایاں خدمت سے بجالانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح پاکستان کی مختلف جماعتوں میں بھی بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی اور پھر 2005ء سے لے کر تادم آخر شعبہ رشتہ ناطہ میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم سید جہانگیر علی صاحب

مکرم سید جہانگیر علی صاحب آف حیدرآباد دکن انڈیا مورخہ 16 جولائی 2014ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کی جماعتی خدمات طویل عرصہ پر محیط ہیں۔ آپ کو سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری مال، زعیم انصاراللہ، نگران اعلیٰ صوبہ آندھراپردیش و کرناٹک، قاضی و نائب امیر جماعت اور امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ نے حیدرآباد دکن کے حلقہ فلک نما میں اپنے گھر کی زمین میں ایک بڑی بیت الذکر تعمیر کروانے کی بھی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نہایت نرم دل، ہمدرد، حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو تاریخ احمدیہ حیدرآباد کے مرتب کرنے میں بھی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ آف بنگلہ دیش مورخہ 28 جولائی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ بنگلہ دیش کی خواجہ فیملی سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ بہت نیک، دعاگو اور دیندار مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے انتہا اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ واقفین کی بہت قدردان تھیں۔ آپ مکرم فیروز عالم صاحب انچارج بنگلہ ڈیسک کی خوشدامن تھیں۔

مکرم سید ریحان الحسن صاحب

مکرم سید ریحان الحسن صاحب ابن مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب مرحوم راولپنڈی مورخہ 24 جولائی 2014ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ نمازوں کے پابند، خاموش طبع، بے ضرر، منکسر المزاج، نہایت صابر، دعاگو، مالی قربانی اور صدقہ وخیرات کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلیفہ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتے اور کتب حضرت مسیح موعود اور روزنامہ الفضل کا بھی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دونوں بچے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔

مکرم میاں محمد اعظم صاحب

مکرم میاں محمد اعظم صاحب صدر جماعت احمدیہ منڈیکے گورایہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 20 جولائی 2014ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو 1999ء میں مع اہل و عیال قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم اپنے گاؤں کے پہلے احمدی تھے۔ آپ کے والد چونکہ مقامی مسجد کے امام اور خطیب تھے اس لئے مخالفت کے کئی طوفان اٹھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفین کی سب کوششیں ناکام و نامراد ہوئیں اور مرحوم کا خلافت اور احمدیت سے تعلق بڑھتا ہی چلا گیا۔ آپ اپنے علاقہ کی بہت ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ بڑے پرجوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ ان کی دعوت الی اللہ سے ان کی چار شادی شدہ بیٹیاں اور تین داماد احمدیت کی آغوش میں آئے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم عمر عزیز صاحب

مکرم عمر عزیز صاحب ابن مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب کینیڈا مورخہ 24 مئی 2014ء کو 31 سال کی عمر میں ایک حادثے میں وفات پاگئے۔ آپ الیکٹریکل انجینئر تھے۔ نمازوں کے پابند، جماعتی خدمت کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان تھے۔ مرحوم کی شادی 9 ماہ قبل مکرم چوہدری آفتاب احمد خان صاحب کی پوتی سے ہوئی تھی جو کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ ترسیل ڈاک میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ والدین یادگار چھوڑے ہیں۔

عزیزم ابراہیم Isack

عزیزم ابراہیم Isack، Phoenix امریکہ مورخہ 3 راپریل 2014ء کو 24 سال کی عمر میں ایک کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے۔ آپ کی والدہ نے جو کہ بہت مخلص اور لجنہ اماء اللہ کی ایک فعال ممبر ہیں، 27 سال قبل احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ عزیز ایک مثالی خادم اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ جماعت اور خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے کہ ہر عمل میں آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔ نمازوں اور چندہ جات کی باقاعدگی سے ادائیگی کرنے والے اور جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لینے والے تھے۔ بیت الذکر سے گہرا تعلق تھا۔ جو بھی جماعتی کام ان کے سپرد کیا جاتا تھا نہایت بشاشت سے سرانجام دیتے تھے۔ بہت نرم مزاج، کم گو، خوش مزاج، خداترس، ہر ایک سے پیار و محبت سے پیش آنے والے مخلص نوجوان تھے۔

مکرمہ ہاجرہ بیگم طاہر صاحبہ

مکرمہ ہاجرہ بیگم طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب مرحوم سابق مربی اٹلی و مغربی افریقہ مورخہ 25 مئی 2014ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، قرآن کریم سے عشق رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ محلّہ کے بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ خلافت سے والہانہ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ ہر مالی تحریک میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

دارالصناعۃ میں داخلہ

۞ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ
2۔ ووڈ ورک
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

ایوننگ سیشن

1۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ
2۔ پلمبنگ 3۔ آٹو الیکٹریشن

تمام کورسز کا دورانیہ 4 سے 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 1/35 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 رفون نمبر 0336-7064603 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور پلمبنگ کی کلاسز کا آغاز 10 ستمبر 2014ء سے ہوگا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔
☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔
☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جذبات ظاہر کرنے والا روبوٹ

جاپان نے ایک ایسا روبوٹ تیار کیا ہے۔ جو خوشی اور غمی کے جذبات کو سمجھ سکتا ہے اور اس کا اظہار بھی کرسکتا ہے۔ اس روبوٹ کا نام پیپر (Peeper) ہے۔ اسی روبوٹ میں اموشنل انجن نامی ایک خصوصی انجن ہے۔ جس کی مدد سے یہ انسانی جذبات، حتیٰ کہ آواز کے اتار چڑھاؤ سے غصے اور خوشی کے جذبات کا اندازہ لگالیتا ہے۔ اور سینے پر لگی سکرین پر موزوں ردعمل ظاہر کرتا ہے۔

(روزنامہ پاکستان 6 جون 2014ء)

کم توانائی سے چلنے والی موبائل سکرین

نیویارک میں جدید سمارٹ فونز کے لئے ایک ایسا کور ایجاد کیا گیا ہے جس میں انتہائی کم توانائی استعمال کرنے والی سکرین لگی ہے۔ اور یہ فون کور (Cover) سکرین آن کئے بغیر ہی آنے والے مسیج کال اور ای میل وغیرہ کی معلومات فراہم کرسکے گا۔ اسے Inkcaset کا نام دیا گیا ہے۔ اسے بنانے والی کمپنی کا دعویٰ ہے کہ اس کی بیٹری کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔

(روزنامہ پاکستان 17 جولائی 2014ء)

زیرسمندر ہوٹل

امریکہ کی ریاست فلوریڈا میں زیرسمندر ایک ایسا ہوٹل ہے۔ جہاں تک رسائی صرف غوطہ لگا کر ہی کی جاسکتی ہے۔ زیرسمندر بنے اس ہوٹل میں ضرورت کی ہر چیز موجود ہے اور جدید دور کی سب سے بڑی ضرورت Wifi بھی یہاں موجود ہے۔ یہاں ایک رات گزارنے کا کرایہ پانچ سو ڈالر ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 جون 2014ء)

بھاگنے والا روبوٹ

کورین ماہرین نے ایک ایسا روبوٹ تیار کیا ہے۔ جو 46 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ اور یہ روبوٹ راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو بآسانی پھلانگ بھی سکتا ہے۔ اس روبوٹ کو جنگ کے دوران اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 جون 2014ء)

سیکیورٹی گارڈ روبوٹ

ماہرین کا تیارکردہ روبوٹ ایک بڑی سیکیورٹی کمپنی کا حصہ بن کرکئی عمارتوں میں باقاعدہ سیکیورٹی گارڈ کی ڈیوٹی سنبھال چکا ہے۔ یہ روبوٹ اپنی نوعیت کا انوکھا روبوٹ ہے جو بآسانی ایک سے دوسری جگہ حرکت کر کے اپنے اندر موجود سینسرز، کیمروں، مائیکروفون اور دیگر جدید ٹیکنالوجی سے لیس خصوصیات کی بدولت اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھتے ہوئے پل پل کی رپورٹ اپنے ساتھ رابطے میں موجود کمپنی کو فراہم کرتا ہے اور تازہ ترین حالات سے آگاہ کرتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 18 جون 2014ء)

دھماکہ خیز مواد کی نشاندہی کرنے والا آلہ ایجاد

امریکی سائنس دانوں نے دھماکہ خیز مواد کی تلاش کے لئے انتہائی چھوٹا آلہ ''سنسر'' ایجاد کرلیا۔ یہ آلہ حساس ترین دھماکہ خیز مواد کو ایک منٹ کے اندر تلاش کرسکتا ہے۔ یہ آلہ ابتدائی معلومات سے زیادہ حساس ہے۔ نیا آلہ سائز میں چھوٹا ہے مگر ائیرپورٹس اور دیگر مقامات پر دھماکہ خیز مواد کی نشاندہی کے لئے استعمال ہونے والے تمام آلات سے زیادہ اثر رکھنے والا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں الارم سسٹم کی تنصیب سے کان کنی کے دوران نہ پھٹ سکنے والے دھماکہ خیز مواد کی نشاندہی بھی کی جاسکتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 23 جولائی 2014ء)

خشکی اور پانی پر چلنے والی ٹینک نما جنگی گاڑی

امریکی ریاست ہوائی میں قائم ٹریننگ ایریا میں میرین فورسز نے نئی جنگی گاڑی معارف کروادی ہے۔ اوہاک (Uhac) یعنی الٹراہیوی لفٹ ایمفی بیئس کنیکٹر نامی یہ ٹینک نما گاڑی نہ صرف خشکی اور پانی پر چلنے بلکہ رکاوٹیں عبور کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ ایلومینیم سے ڈیزائن کیا گیا اوہاک وہیکل کا آزمائشی ماڈل 42 فٹ لمبا، 26 فٹ چوڑا اور 17 فٹ اونچا ہے جو 25 میل فی گھنٹہ کی رفتار پکڑنے اور کم وبیش 10 فٹ اونچی رکاوٹیں عبور کرنے کی صلاحیت سے لیس ہے۔ اس جنگی ٹینک نما گاڑی کا مکمل ڈیزائن 84 فٹ لمبا اور 34 فٹ اونچا ہوگا جو 25 میل فی گھنٹہ کی رفتار کے ساتھ تین ایم ون اے ون ٹینک یا پھر 2 سوٹن کارگو سامان لے جانے کی صلاحیت کا حامل ہوگا۔ اوہاک کا پروٹو ٹائپ ماڈل جہاں صرف 5 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پانی پر دوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہیں اس کا مکمل ماڈل پانچ گنا زیادہ تیزی سے پانی پر دوڑتا نظر آئے گا۔

(روزنامہ دنیا 23 جولائی 2014ء)

الائچی۔ مصالحوں کی ملکہ

الائچی کی دو اقسام ہیں۔ چھوٹی الائچی جسے سبز الائچی بھی کہا جاتا ہے۔ اور بڑی الائچی۔ چھوٹی الائچی تجارتی اعتبار سے زیادہ اہم اور بڑی کی نسبت زیادہ مقبول ہے۔ یہ برصغیر کے انتہائی اہم مصالحوں میں دوسرے نمبر پر ہے۔

الائچی ایک سدابہار پودے کا پھل ہے۔ اس پودے کی شاخیں موٹی اور گودہ دار ہوتی ہیں۔ دنیا بھر میں پیدا ہونے والی الائچی کا 90 فیصد ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔

اس میں چکنائی کم لیکن پروٹین اور وٹامن اے بی اور سی وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ الائچی ہاضم خواص رکھتی ہے۔ یہ جسم میں سے پانی اور ہوا کے عناصر خارج کرنے میں مدد دیتی ہے۔ معدے میں گیس کی صورت میں الائچی کے بیجوں کا آدھا چائے کا چمچ گرم پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ پیا جائے۔

متلی اور قے کے لئے دو الائچیاں جن میں سے ایک بھنی ہوئی ہو، تھوڑے سے پانی کے ساتھ پیس کر مشروب کی طرح پیا جائے۔

الائچی ہچکی کے علاج میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اس کے لئے سالم الائچی کے دو دانے کچل کر پودینے کے پانچ پتوں کے ساتھ ایک کپ کے برابر پانی میں ابالیں۔ یہ مشروب ہچکی بند کرنے میں مدد دیتا ہے۔

الائچی اور دارچینی کو پانی میں اُبال کر اس سے غرارے کرنے سے گلے کی سوزش وغیرہ سے آرام ملتا ہے۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات وبقایاجات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔اگست

طلوع فجر	4:10
طلوع آفتاب	5:35
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:47

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22۔اگست 2014ء

7:20 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:00 am	لقاء مع العرب
11:55 am	بیت نور میں 50 ویں سالگرہ کی تقریب 19 دسمبر 2009ء
1:20 pm	راہ ھدیٰ
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 22۔اگست 2014ء

آجکل تبدیلی کا شور ہے لیکن
لبرٹی پر تو سیل کا زور ہے
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

nas gas
Electric & Gas Appliances
فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس
Authorized NAS Gas Deller
واشنگ مشین، کوکنگ رینج، چولہے، شیشہ ٹاپ، سٹیل ٹاپ
کچن Hood، مائیکروویو اوون کی مکمل ورائٹی
نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔
ریلوے روڈ ربوہ: 0322-7705720

FR-10

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔ عمدہ ماحول
فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ چپل کباب، شامی کباب مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ ''فاران سپیشل'' میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپر چلی شامل ہیں۔
مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔
فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دارالرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338